عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ عورتیں کل آبادی کا 51 فیصد ہیں مگر چرچ جانے والوں کی تعداد میں عورتوں کا تناسب 58 فیصد ہے۔

صرف آزاد چرچوں میں مردوں اور نوجوان طبقے کی نمائندگی بہتر ہے۔ نیز ان چرچوں میں بچوں کی حاضری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔"

## مردم شماری کیوں؟

اگر ہمیں یہ علم نہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں تو ہمارے لیے یہ طے کرنا بہت مشکل ہے کہ ہم کہاں جائیں۔ صحیح معلومات اس لیے بھی ضروری ہیں کہ انگلینڈ کے بعض بڑے بڑے فرقوں نے 1990ء کی دہائی کو "عشرۂ تبلیغ" قرار دے رکھا ہے۔

قومی سطح پر چرچوں کے حاضرین میں کمی پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پیٹر برائیرلے نے امید ظاہر کی ہے کہ "مردم شماری کے نتیجے میں چرچوں کے کرنے کا جو کام سامنے آیا ہے، وہ اس کے حجم سے مایوس نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو عملی اقدامات کے لیے بنیاد بنائیں گے۔"

# اپنے وطن میں

## پاکستان مسیحی لیگ کا ایک روزہ کنونشن

[ذیل میں پاکستان کی مسیحی برادری کے حوالے سے ایسی اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں جو Focus میں جگہ نہیں پاسکیں۔]

پاکستان مسیحی لیگ نے سیالکوٹ میں ایک روزہ کنونشن منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض پاکستان مسیحی لیگ کے صدر جناب فرانسس حیات نے ادا کیے۔ پارٹی کے چیف آرگنائزر جناب عزیز ہمدم نے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے اقلیتوں کے لیے طریقۂ انتخاب پر تنقید کی۔ اُنھوں نے کہا کہ "طویل جدوجہد کے نتیجے میں یہ نظریاتی اقلیت براہِ راست انتخابات کے ذریعے اب تک تین مرتبہ قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں اپنے نمائندے بھیج چکی ہے لیکن وہ دن دیکھنا نصیب نہیں ہوسکا کہ ہم بھی بساطِ سیاست پر برابر کے شہریوں کی طرح دیکھے جاتے ...

1973ء کے آئین میں عنایت کی گئی اضافی نشست پر روپے کے بل پر یا فرقہ پرستی کے سہارے نمائندے تو منتخب ہوتے رہے مگر مسائل کی جنگ لڑنے کی کسی میں ہمت پیدا نہ ہوسکی۔ اگر کچھ ہمت نظر بھی آئی تو وہ نمائندوں کی محض اپنی اپنی حیثیت مستحکم ہونے تک محدود رہی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نمائندوں کی پہلی ترجیح یہ ہے کہ مساویانہ سیاسی شرکت کی بناء پر نشستوں کی اضافیت ختم کرائیں اور حسبِ ضرورت نشستوں کا تعین واضح حلقہ بندیوں کے ساتھ آئین میں درج کرائیں اس لیے کہ اسمبلی سے باہر کوئی ایسا پلیٹ فارم موجود نہیں ہے جس کو اس ابتدائی مسئلہ کے حل کی خاطر استعمال میں لایا جاسکے۔"

جناب عزیز ہمدم نے نفاذِ شریعت کے حوالے سے کہا کہ "اصولی طور پر اسلامی شریعت کا تعلق صرف اور صرف اہلِ اسلام سے ہے لہٰذا اختلافی عقیدے کی حامل کسی بھی نظریاتی اقلیت پر اسلامی شریعت کا اطلاق محض جبر ہوگا جو اسلامی رواداری کے دعوے سے متصادم ہے۔" (پندرہ روزہ شاداب۔ لاہور، 16-31 جولائی 1991ء)

## بارہویں آئینی ترمیم

[پندرہ روزہ نقیب کاتھولک (لاہور) کے مدیر نے بارہویں آئینی ترمیم پر حسبِ ذیل تبصرہ کیا ہے۔]

"پاکستان میں امن و امان کی صورت حال دن بدن بگڑتی جارہی ہے اور حکومت کی طرف سے کی گئی تمام کوششوں کے باوجود قتل و غارت اور تشدّد کی وارداتوں میں ساتھ ساتھ گاہے بہ گاہے بموں کے دھماکوں کے واقعات کی وجہ سے پاکستانی عوام بہت پریشان ہیں۔ نہ تو گھر کی چاردیواری میں اور نہ ہی باہر کوئی محفوظ نظر آتا ہے۔ بم رکھنے کے علاوہ مسافر گاڑیوں اور بسوں کو لوٹا جارہا ہے۔ آئے دن اغواء برائے تاوان ڈاکوؤں کی عادت سی بن گئی ہے۔ پاکستانی تاجروں اور سرمایہ داروں کے علاوہ غیر ملکی انجینیئروں کا اغواء اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکوؤں کے ساتھ حکومت کے مذاکرات اور سودے بازی بڑی عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، لیکن ایسا ہورہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت ان ڈاکوؤں کے سامنے بالکل بے بس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ من مانی کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہ جانتے ہوں کہ حکومت اُن کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گی بلکہ انہیں سختی سے کچل دے گی تو وہ اغواء کیے ہوئے افراد کی رہائی کے لیے بھاری تاوان کا